ڈاکٹر ممتاز احمد خان مرحوم کے لیے یادگاری نشست اور دعائیہ مجلس کا انعقاد

لازوال ڈیسک

حاجی پور/// ڈاکٹر ممتاز احمد خان مرحوم ادیب، ناقد، ماہر اقبالیات، اور اسکالر کی حیثیت سے صوبہ بہار اور ملک بھر کے ادبی حلقوں میں جانے پہچانے جاتے تھے- ان کا ادبی نظریہ بالکل واضح تھا- وہ ادب برائے ادب کی جگہ ادب برائے زندگی کو مقدم رکھتے تھے- اسی نظریے کے ساتھ انھوں نے اپنے پچاس سالہ ادبی زندگی کے سفر کو مکمل کیا- وہ کلاس روم کے اندر اور باہر اپنے طالب علموں کے لیے ایک مثالی استاد کی حیثیت رکھتے تھے- مندرجہ بالا خیالات کا اظہار گزشتہ دن ڈاکٹر ممتاز احمد خان مرحوم کی یاد میں "کاروان ادب" حاجی پور کے زیر اہتمام منعقدہ دعائیہ مجلس میں شریک مہمانان نے کیا- یہ دعائیہ مجلس "کاروان ادب" حاجی پور کے جنرل سکریٹری انوار الحسن وسطوی کی تحریک پر "کاروان ادب" کے دفتر واقع حسن منزل، آشیانہ کالونی حاجی پور میں منعقد ہوئی - کاروان ادب کے جوائنٹ سکریٹری مولانا قمر عالم ندوی کے تلاوت قرآن پاک سے اس دعائیہ نشست کا آغاز ہوا- کاروان ادب کے جنرل سکریٹری انوار الحسن وسطوی نے اپنے افتتاحی کلمات میں ڈاکٹر ممتاز احمد خان مرحوم کے ساتھ اپنے 40 سالہ رفاقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ میرے اور ہم جیسوں کے محسن تھے- ان کے احسانات بہت ہیں- ویشالی ضلع میں اردو تحریک کو انہوں نے جتنا کچھ دیا اس کے اثرات قائم ہیں اور رہیں گے- ان کی حیثیت "میر کارواں" کی تھی- انہوں نے بہار کی اردو تحریک کو تقویت بخشنے میں اہم رول ادا کیا- جناب واعظ الحق نے اپنی طالب علمی کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرے استاد اپنے شاگردوں کے ساتھ بے حد مشفقانہ انداز میں پیش آتے تھے اور اکثر ملاقات کی غرض سے ہم لوگوں کے گھر پہنچ جایا کرتے تھے- ایسا بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے

کہ ایک استاد شاگرد سے ملاقات کے لیے اس کے گھر پہنچ جائے- جناب نسیم اختر نے اپنا خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ممتاز احمد خان مرحوم محبت کے آدمی تھے- ان کے نزدیک مذہب اور مسلک کی دیوار ختم ہو جاتی تھی- جناب قمر عالم ندوی نے کہا کہ ڈاکٹر ممتاز احمد خان جیسی شخصیت خال خال ہی وجود میں آتی ہے- ان سے میرا قلبی لگاؤ تھا- ان کے قریب بیٹھ کر یک گونہ خوشی محسوس ہوتی تھی- ڈاکٹر ممتاز احمد خان کے فرزند لطیف احمد خان نے گلوگیر آواز میں والد گرامی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کمی ہر پل ہمیں محسوس ہوتی ہے- وہ قدم قدم پر ہم سبھوں کی رہنمائی کرتے تھے- ڈاکٹر عارف حسن وسطوی نے اس موقع سے کہا کہ ڈاکٹر ممتاز احمد خان کا جب بھی ذکر آئے گا تو انہیں جاننے والا ہر ایک شخص غمگین ہو جائے گا- ان کے ملنے جلنے کا انداز اتنا نرالا ہوتا تھا کہ وہ پہلی ملاقات میں ہی اپنی شخصیت کی چھاپ ملنے والے پر چھوڑ دیا کرتے تھے فدا الہدی نے استاد گرامی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے شاگردوں کی بھی کامیابی پر اسی انداز میں خوش ہوتے جیسے اپنے بچوں کی کامیابی پر خوش ہو رہے ہوں- انہوں نے کبھی بھی شاگردوں کو "تم" کہہ کر مخاطب نہیں کیا بلکہ ہمیشہ "آپ" کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے- جناب عبدالرحیم برہولیاوی نے اس موقع سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ گرچہ افراد پر تحریریں لکھ کر انہوں نے بڑا کام انجام دیا ہے- یہ ضروری ہے کہ ہم ڈاکٹر ممتاز احمد خان کی فکر کو لے کر آگے بڑھیں اور عملی اقدامات کریں ندیم احمد خان نے کہا کہ اگرچہ ڈاکٹر ممتاز احمد خان ہمارے رشتہ دار تھے لیکن وہ عام رشتہ داروں سے ہٹ کر تھے- میں جب اردو تحریک سے قریب ہوا تب مجھے ان کی شخصیت کا اصل اندازہ ہوا ذاکر حسین نے کہا کہ اعلی تعلیم کے حصول میں ڈاکٹر ممتاز احمد خان نے میری بڑی معاونت کی عظیم الدین انصاری نے اس موقع سے کہا کہ استاد محترم کی یاد ہمیں ہمیشہ تڑپاتی رہے۔

جمہوریت کی بقاء کے لئے پوری ذمہ داری سے ووٹنگ میں حصہ لیں

جمعیۃ علماء کرناٹک کے جنرل سکریٹری الحاج محبّ اللہ امین کی عوام سے اپیل

لازوال ڈیسک

بنگلور /// جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے، اس وقت ملک بھر میں پارلیمانی انتخاب کا دور جاری ہے اور مختلف پارٹیاں سیاست کے تمام تر اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک بار پھر کبھی نہ پورے ہونے والے وعدوں کے سہارے اقتدار کی کرسی تک پہنچنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں ساتھ ہی انہوں نے کامیابی کی منزل تک رسائی حاصل کرنے کے لئے مذہبی منافرت سمیت وہ تمام طریقہ اپنایا ہوا ہے جسے کسی بھی صورت مناسب قرار نہیں دیا جا سکتا، ایسی صورت حال میں ہر سیکولر مزاج فرد کی ذمہ داری نہ صرف بے حد بڑھ جاتی ہے بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ کسی بھی سیاسی ،ذاتی یا مذہبی دباو کے بغیر اپنے ووٹوں کی مدد سے ان لوگوں کو اقتدار تک پہونچانے کا فرض نبھائے جو ملک کے شاندار مستقبل کے تعلق سے کھلا نظریہ رکھتے ہیں، تا کہ اپنی منزل سے بھٹک کر غلط روش کا شکار نہ ہو جائے، یہ باتیں جمعیۃ علماء کرناٹک کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں کہی گئی ہیں، اس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ انتخابات محض اقتدار کی تجدید یا تبدیلی کے لئے منعقد نہیں ہوتے بلکہ اس مرحلے کو ملک کی پانچ سالہ سیاسی زندگی کا انقلابی موڑ سمجھا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس معاملے میں ہماری سنجیدہ فکرمندی جہاں ملک میں خوشگوار انقلاب کو جنم دے گی وہیں معمولی غلطی ملک کا مستقبل تباہ کر سکتی ہے اس لئے ہمیں بہت کچھ سوچ کر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنا ہوگا اور ایسے لوگوں کو اقتدار سے دور کرنے میں اپنی حصہ داری نبھانی ہوگی جو ملک ذاتی مفاد کے لئے ملک کو توڑ دینا چاہتے ہیں، اس میں کہا گیا ہے کہ پارلیمانی انتخاب کے دوسرے مرحلے میں آج 26 اپریل کو ووٹ ڈالے جائیں گے اور ہمارا ایک ایک قیمتی ووٹ آئندہ پانچ سالوں کے لئے ملک کی تقدیر کا فیصلہ کرے گا، اسی تناظر میں سیکولر ووٹوں کو انتشار سے بچانے اور صد فی صد ووٹنگ کو یقینی بنانے کی غرض سے اب سے کچھ دن قبل جمعیۃ علماء کرناٹک کے جنرل سکریٹری الحاج محبّ اللہ امین کی سرپرستی میں علماء کرناٹک کی ایک ہنگامی میٹنگ منعقد ہوئی تھی جس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ ملک کے اندر بہتر حکومت سازی کے لئے قابل اور سیکولر کردار کے حامل افراد کے انتخاب کو یقینی بنانا بے حد ضروری ہے۔

مذہبی جذبات کو بھڑکا کر نریندر مودی انتخابات میں شکست سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پروفیسر کے ایم قادر محی الدین

لازوال ڈیسک

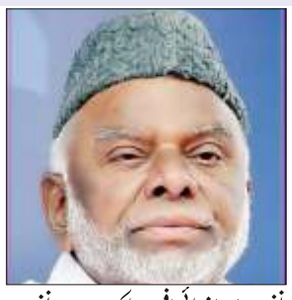

چنئی /// انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے وزیر اعظم نریندر مودی کے راجستھان انتخابی جلسے میں مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقریر پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ نریندر مودی نے راجستھان کے جالور اور بنچوارا میں انتخابی مہم کے دوران اپنی تقریر میں جھوٹ کا پلندہ کھول دیا ہے۔ ان کی تقریر پر تمام اپوزیشن پارٹیاں سخت مذمت کر رہی ہیں۔ نریندر مودی نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ "اگر کانگریس جیت گئی تو 'دولت ان لوگوں میں تقسیم کی جائے گی جن کے زیادہ بچے ہیں۔ آپ کی محنت کی کمائی دراندازوں میں تقسیم کی جائے گی۔" 'دنا تھنتی 23 اپریل 2024۔ اس ضمن میں تمل ناڈو وزیر اعلی ایم کے اسٹالن نے اپنے جاری کردہ بیان میں اسٹالن نے کہا ہے کہ مودی کا اس قسم کا زہریلا رویہ قابل نفرت اور انتہائی افسوسناک ہے، وہ نفرت انگیز تقاریر کے ذریعے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر اپنی شکست سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نفرت اور امتیاز ہی مودی کی اصل گیارنٹی ہیں۔ اسی طرح سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری سیتارام یچوری نے کہا مودی کی تقریر ظالمانہ ہے، الیکشن کمیشن کی خاموشی اور بھی ظالمانہ ہے، مودی کی تقریر ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی اور نفرت انگیز تقریر پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے۔ کانگریس صدر ملیکا ارجن کھرگے نے کہا ہے کہ مودی کی یہ نفرت انگیز تقریر ان کی لاعلمی کو ظاہر کرتی ہے اور کانگریس کو انہیں انتخابی منشور دکھانا چاہیے۔ مسٹر پی چدمبرم، جنہوں نے نیشنل کانگریس کا انتخابی منشور تیار کیا ہے، کئی سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ ہم نے کانگریس کے منشور میں کہاں کہا ہے کہ ہندوستانی عوام کی تمام جائیدادیں، زمینیں اور زیورات چھین کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے؟ وزیر اعظم کا یہ بیان کانگریس کے انتخابی منشور میں کہاں ذکر ہے کہ لوگوں کے سونے چاندی کے زیورات اور ان کی زمینیں چھین کر مسلمانوں کو دے دی جائیں گی۔ وزیر اعظم جھوٹ کا پلندہ کھول رہے ہیں۔ چدمبرم نے یاد دلاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات اس وقت کے وزیر اعظم ڈاکٹر من موہن سنگھ کی طرف سے 6 دسمبر 2006 کو جاری کیے گئے سرکاری بیان میں کہی گئی ہے۔ "زراعت، پانی کی تقسیم، پانی کے تحفظ وغیرہ میں ملک میں ایس سی اور ایس ٹی لوگوں، دیگر پسماندہ طبقات، اقلیتوں، خواتین اور بچوں کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ نئے ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں اور اقلیتی لوگوں کی ترقی بالخصوص مسلمانوں کو ملک کی ترقی میں حصہ دینا چاہئے۔ ملک کے عوام کو معلوم ہو گیا ہے کہ وزیر اعظم مودی کا یہ الزام کہ من موہن سنگھ کی حکومت کے بیان کے پہلوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہندوستان کی اقتصادی ترقی کو صرف مسلم برادری میں تقسیم کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ جبکہ اس میں اقلیتوں کو ترجیح دینے کی بات کہی گئی تھی۔ انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے مزید کہا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہندوستانی مسلمان بچے پیدا کرنے والی مشین ہیں۔ ملک میں شائع ہونے والے تمام اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پورے ملک کی ہر ریاست میں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی آبادی کے برابر ہے اور عام طور پر تمام لوگوں میں شرح پیدائش میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے اور اس بات کا خدشہ ہے۔

خودمختاریت کے لئے پیشہ وارانہ تعلیم کی غیر معمولی اہمیت: پروفیسر مشتاق احمد

سی ایم کالج ، دربھنگہ میں چار پیشہ وارانہ کورسوں پر مذاکرہ

لازوال ڈیسک

دربھنگہ /// عصرِ حاضر میں روز بروز پیشہ وارانہ تعلیم کی اہمیت میں اضافہ ہو رہا ہے کیوں کہ کالج و یونیورسٹیوں سے فارغین طلباء کو سرکاری روزگار کے مواقع کم مل رہے ہیں ۔ ایسی صورت میں پیشہ وارانہ تعلیم کی سند رکھنے والے طلبا خودمختار ہونے کے لئے اپنا روزگار شروع کر رہے ہیں اور اس میں انہیں کامیابی بھی مل رہی ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں روایتی کورسوں کے ساتھ ساتھ پیشہ وارانہ تعلیم کا بھی نظم کیا جائے ۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر مشتاق احمد پرنسپل سی ایم کالج نے کیا۔ پروفیسر احمد کالج میں چار نئے کورسوں کے تعارفی مذاکرہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کالج میں ڈیجیٹل مارکیٹنگ، کمپیوٹر اکاؤنٹنگ، آرٹی فیشیل انٹلیجنس اور ڈاٹا انالائسس کا سرٹیفکٹ کورس شروع کیا جا رہا ہے ۔ یہ سبھی کورس یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے ۔ ان کورسوں میں مختلف درجوں میں داخل طلبا وطالبات یعنی بی اے، بی کام، ایم اے، ایم کام اور بی اے و بی سی اے میں زیر تعلیم طلباء ان چاروں سرٹیفکٹ کورسوں میں داخلہ لے سکتے ہیں اور چھ مہینے کے بعد امتحان میں شامل ہو کر سرٹیفکٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب پوری دنیا میں ان چاروں نئے پیشہ وارانہ کورسوں کو اہمیت دی جا رہی ہے اس لئے روایتی ڈگری کے ساتھ ساتھ اگر ہمارے طلبا اضافی سرٹیفکٹ کے ساتھ روزگار کے شعبے میں جائیں گے تو انہیں اولیت دی جائے گی۔ اگر طلبا چاہیں تو خود بھی اپنا روزگار شروع کر کے دوسرے بیروزگاروں کے لئے معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ مذاکرہ میں پروفیسر اشوک کمار پودار نے سبھی کورسوں کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ایل این متھلا یونیورسٹی، دربھنگہ کا یہ پہلا کالج ہے جہاں اس طرح کے پیشہ وارانہ کورسوں کا آغاز ہو رہا ہے۔ شعبۂ کامرس کے صدر پروفیسر للت شرما نے عصرِ حاضر میں ان کورسوں کی ضرورتوں اور اہمیت پر اظہار خیال کیا ۔ ڈاکٹر ریتیکا موریہ نے ڈیجٹل مارکٹنگ، ڈاکٹر دویا شرما نے کمپیوٹر اکاؤنٹنگ اور ٹکشیسن ، محمد ندیم نے آرٹی فیشیل انٹلی جنس (مصنوعی ذہانت) اور ڈاکٹر شاکر عالم نے ڈاٹا انالائسس کی تکنیکی باریکیوں پر روشنی ڈالی اور ان کورسوں کی غیر معمولی اہمیت کو اجاگر کیا۔

ملک کی بقاء اور سلامتی کیلئے ووٹنگ ضروری، ایک ووٹ سے حکومتیں بدل سکتی ہیں

باشندگان ملک سے صد فیصد ووٹنگ کیلئے مفتی افتخار احمد قاسمی اور مولانا محمد مقصود عمران رشادی کی اپیل

لازوال ڈیسک

بنگلور /// مرکز تحفظ اسلام ہند کے ووٹر بیداری مہم کے ذریعے بھارت کے تمام باشندوں کو ایک اہم پیغام دیتے ہوئے مرکز تحفظ اسلام ہند کے سرپرست اور جمعیۃ علماء کرناٹک کے صدر حضرت مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ملک کے مختلف حصوں میں مختلف مراحل میں پارلیمانی انتخاب ہونے جا رہے ہیں، پولنگ کا آخری مرحلہ یکم جون کو مکمل ہوگا جس کے بعد چار جون کو ممکنہ طور پر نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ موجودہ حکومت کی گزشتہ دس سال کارپورٹ کارڈ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ وہ ہر محاذ پر بری طرح ناکام رہی ہے، اور گزشتہ دس سالوں سے ہر اعتبار سے ملک کے حالات دن بدن بدتر ہوئے ہیں۔ لہذا ملک کے باشندوں کو چاہیے کہ ووٹ جو ہمارا جمہوری اور بنیادی حق اور مؤثر ہتھیار ہے، اسکا صحیح استعمال کریں۔ مولانا نے فرمایا کہ ووٹ سے حکومتیں بدلتی ہیں اور ملک کی تقدیروں کے فیصلے ہوتے ہیں مگر ہمارے معاشرے میں ووٹ کا درست استعمال بہت کم ہے۔ لہذا ضرورت ہیکہ ووٹ کا صحیح استعمال کیا جائے، ووٹ کو فروخت نہ کیا جائے، اول وقت میں ووٹنگ کی جائے، ووٹ کو ضائع ہونے سے بچایا جائے، انصاف پسند اور سیکولر امیدوار کو ووٹ کیا جائے کیونکہ ووٹ استعمال کرنے کا مقصد ہی ایسے باکردار لوگوں کو منتخب کرنا ہے جو ملک کے خیر خواہ ہوں، ملکی مفاد، ملک کی بقاء اور استحکام کا درد رکھنے والے ہوں اور جو شہریوں کے حقوق کو اولین ترجیح دیتا ہو۔ ایسے لوگ ہی ملک کی ترقی اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے ضامن ہوتے ہیں۔ مولانا قاسمی نے فرمایا کہ آپ کا ووٹ ایک امانت اور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ووٹ ڈالنا اور اہل افراد کو ووٹ دینا قومی ذمہ داری ہے۔ سیکولرازم، آئین اور جمہوریت کے تحفظ کیلئے صد فیصد ووٹنگ کی جائے۔ لہذا آیئے امانت داروں کو ان کا حق دیں اور ریاست کو اہل قیادت عطا کریں۔ مرکز تحفظ اسلام ہند کے اس ووٹر بیداری مہم کے ذریعے باشندگان ہند کو پیغام دیتے ہوئے جامع مسجد سٹی بنگلور کے امام وخطیب حضرت مولانا محمد مقصود عمران صاحب رشادی مدظلہ نے فرمایا کہ ہندوستان کے لوک سبھا الیکشن کا دوسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے، جو سات مرحلے پر مشتمل ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ایک جمہوری ملک میں ووٹ دینے کا حق بنیادی حقوق میں سے ایک ہے۔ ایک جمہوری ملک میں ہر منصب کا فیصلہ ووٹ سے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا آپ کا ایک ایک ووٹ انتہائی اہمیت کے حامل ہے۔ حالات جیسے بھی ہوں مگر آپ اپنا ووٹ ضرور دیں۔ کیوں کہ اسے ضائع کرنے کا مطلب ہے کہ آپ اپنے ملک کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔ اور پھر بسا اوقات ایک ووٹ ہی کسی امیدوار کی جیت کا باعث بھی بنتا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ جو معاشرے ووٹنگ کے عمل میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیتے ہیں ان کی سماجی شعور کی رفتار تیز ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اجتماعی طور پہ مضبوط سے مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کو چاندی کی درآمد میں اضافہ

ایم این این

نئی دلی /// متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کو چاندی کی سپلائی میں اس سال اضافہ ہوا ہے، کیونکہ امارات کے برآمد کنندگان کو دو سال قبل دونوں ممالک کے درمیان طے پانے والے معاہدے سے فائدہ ہوا ہے۔ ہندوستانی انگریزی زبان کے کاروباری اخبار دی فنانشل ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق، 2022 میں دستخط کیے گئے ہندوستان-یو اے ای کے جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے نے درآمدات میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ 2024 کے پہلے تین مہینوں میں یو اے ای کے راستے سے ہندوستان میں چاندی کی درآمدات میں 1,542 ٹن—40 فیصد سے زیادہ— کا حصہ تھا۔ یہ ڈیوٹی کے فرق کا بڑا نتیجہ ہے۔ دوسرے راستوں سے چاندی کی درآمد پر 15 فیصد ڈیوٹی عائد ہوتی ہے، لیکن سیپا روٹ کے تحت 8 فیصد ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔

Govt. of Jammu & Kashmir (U.T)
IN THE COURT OF THE EXECUTIVE MAGISTRATE 1ST CLASS CHHATROO
Email Id:-tehsildarchhatroo1@gmail.com
NOTICE TO PUBLIC AT LARGE

1. Mohd Shafi S/o Mangoo R/o Pehalgowara Chingam Tehsil Chhatroo
(Applicant)
V/S
1.Block Development Officer Inderwal
(Non- Applicants)

Whereas the applicants named above have filled applications before this court seeking direction to the non- applicant to register the D.O.B particulars of the applicants as mentioned below in Birth Register under Section 11 (3) of the Registration of Births and Deaths (Amendment) Act 2023 and issuance of D.O.B certificates to applicants.

1. Shafiqa Banoo DOB 07-03-2020
2.Fatima Banoo DOB 08-05-2017
3.Shazia Banoo DOB 10-04-2015
4.Gulshan Banoo DOB 15-09-2013
5. Mohd Rafiq DOB 03-01-2011.

Therefore by virtue of this notice the General Public is informed that if any person/s has/have any objection in respect of above mentioned applicants particulars, he/she/they shall appear in this court and file objection/s with in a period of seven days from the date of the publication of this notice failing which the applications will be dealt in accordance with law.

Issued under my hand seal today on25-04-2024
No:- Reg/B&D/TC/2023-24/1069
Date:- 25-04-2024.

Sd/-
EXECUTIVE MAGISTRATE 1ST CLASS CHHATROO

جمہوریت کو بااِختیار بنانا

پلوامہ میں سویپ بیداری پروگرام نے کمیونٹی کی شرکت کو بڑھاوا دیا

لازوال ڈیسک

پلوامہ /// ملنگ پورہ گاؤں میں شہری جوش وخروش سے بھرے ماحول کے درمیان سویپ کے تحت ایک شاندار تقریب کا آغاز ہوا۔ نوڈل آفیسر سویپ (ایس وِی اِی اِی پی) کی قیادت میں منعقد ہونے والی اس تقریب کا موضوع ''ہر قدم شمار، ہر ووٹ کا شمار ہے۔''

اِس پرجوش اِجتماع میں مختلف شرکا نے شرکت کی جن میں عوام کے ارکان، خواتین، پہلی بار ووٹ ڈالنے والے اَفراد اور ملنگ پورہ، سونری گنڈ، کولواور پوچل گاؤں سے تعلق رکھنے والے شہری شامل تھے۔ ایجنڈے کا مرکزی حصہ ووٹر ایجوکیشن سیشنز تھے جو انتخابی عمل اور جمہوری تانے بانے کی تشکیل میں ہر شہری کے اہم کردار کے بارے میں باریک بینی سے سمجھنے کے ساتھ طالب علموں کو بااختیار بنانے کے لئے انتہائی احتیاط سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔

اس تقریب نے نوجوانوں کو وسیع تر شہری ذمہ داریوں کو قبول کرنے کے لئے متحرک کرنے کی خاطر ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔ سویپ بیداری پروگرام محض تعلیم سے بالاتر ہے جس نے اجتماعی ذمہ داری اور بااختیار بنانے کے جذبے کو فروغ دیا۔

ممتاز ماہر دکنی ادب پروفیسر محمد علی اثر کا انتقال

لازوال ڈیسک

حیدرآباد /// شہر حیدرآباد کی ممتاز ومعروف قومی علمی شخصیت اور اردو کے نامور محقق وشاعر 50 سے زائد کتابوں کے مصنف ماہر دکنیات ڈاکٹر الحاج محمد علی اثر سابق پروفیسر شعب اردو جامعہ عثمانیہ ولد حکیم شیخ محبوب صاحب مرحوم کا 24 اپریل 2024ء کی شب دیر گئے بہ عمر 74 سال انتقال ہو گیا۔ نماز جنازہ جمعرات 25 اپریل کو بعد نماز ظہر جامع مسجد چوک میں ادا کی گئی۔ تدفین قبرستان مسجد الماس چادرگھاٹ میں عمل میں آئی پسماندگان میں اہلیہ ڈاکٹر راحت سلطانہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ بورڈ آف ٹکنیکل ایجوکیشن کے علاوہ 2 فرزندان محمد عادل فراز انجینئر ' محمد سہیل افروز انجنیئر حبیل (سعودی عرب) اور 3 دختران بشمول محترمہ کہکشاں ناز معلّمہ گورنمنٹ گرلز ہئی پرائمری اسکول چھتہ بازار واقع نورخاں بازار (چار مینار منڈل) شامل ہیں پروفیسر محمد علی اثر 22-دسمبر 1949ء میں پیدا ہوئے تھے 1974 میں جامعہ عثمانیہ سے ایم اے کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا اور 1980ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی 1987 تا 1988 شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی میں ریڈر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں بعد ازاں یونیورسٹی میں ہی اسوسی ایٹ پروفیسر اور مہمان پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں دکنیات میں انہیں ڈاکٹر محی الدین قادری زور مرحوم بانی ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد کا جانشین کہا جاتا تھا خلیق اور ملنسار شخصیت کے حامل پروفیسر اثر مرحوم اساتذہ اور طلباء برادری میں کافی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے وہ بیک وقت تنقید نگار اور تحقیق کار تھے مخطوطات پڑھنے میں انہیں کافی مہارت تھی غیر ملکی ریسرچ اسکالرس کی ایک بڑی تعداد نے بھی ان کی علمی معلومات اور تحقیق سے کافی فائدہ اٹھایا ہے وہ خوش کلام شاعر بھی تھے کلاسیکی انداز کے علاوہ جدید لب ولہجہ میں کہی گئی ان کی غزلیں کافی مقبول ہوئیں انہوں نے ایک طویل نعت شریف بھی لکھی اور نعتیہ مجموعہ بھی ترتیب دیا ان کی تحریریں سادہ وسلیس اور معنی آفرین ہیں دکنی ادب پر عمیق تحقیق کے باعث ڈاکٹر محمد علی اثر نے اپنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں بلکہ عصر حاضر میں دکنی ادب پر ان کی حیثیت اتھاریٹی سی رہی ہے ان کے لکھنے کا محور ہی دکنی ادب رہا ہے۔